

از مغال عجیب

س ۱۲۰۵ هـ

مقلّبے بہ

# نعمات حسر

مرتب، حضرت مولانا، امام علی صاحب دانش (دائے پوری)

بأحقاق۔ مولانا عبد المجید خاں الفاضل عنایت اللہ خاں نجم الدین مدرس العلوم رائے پور!  
(نکات شریعہ!)

مکتبہ دانش محمدی ضلع لکھنؤ پور کھیری!



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد و نعت و سلام و غیرہ کا ایاں افروز گلستا بمسماں ہمارے

# از مرغبانِ عجم

۱۲۰۵ھ

ملقب ہے



(حضر مہارانا) امام علی صا. والہ شمس را پورے

نفاشی۔ مکتبہ دانش و تحقیق لکھنؤ میں لکھی گئی

قیمت ۱/۵۰

ترتیب۔ محمد یونس کا اہم



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى  
 اما بعد :- اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء اس کے رسول  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف اور ان کے احکام کی اشاعت  
 نشر میں ہو یا نظم میں دو جہاں کی کامیابی کا ذریعہ ہے ایمان و  
 اخلاص کے ساتھ یہ خدمت نجات و مغفرت کا وسیلہ ہے اسکی  
 مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ گلدستہ اشعار پیش خدمت  
 اللہ تعالیٰ نے جیسے ”پھول ہی پھول“ کو قبولیت سے نواز  
 دیا ہے کہ اسے بھی مقبول فرمائے آمین۔

امام علی دانش عفی عنہ

صدر المدرسين اداره محمودیہ نجفی

۱۶ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ





بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حمد باری تعالیٰ

بڑا رحم والا بڑا مہربان ہے  
نشاں اپنی قدرت کے ہم کو دکھانے  
یہ اپنی جگہ سے نہ جائے کہیں  
نہ خدا کی نشانی ہے پودوں کا اگر  
یہ کم خور سے چمکتے ہیں سارے  
جو انعام بندوں کو حق نے دئے  
یہ ممکن نہیں کوئی وہ سب بتائے  
وہ ہر وقت سستا ہماری دعا ہے  
نہیں کوئی معبود اس کے علاوہ

خدا سب سے اعلیٰ عظمت نشاں ہے  
زمین آسمان سب اکی نے بنائے  
زمین کو بنا یا یہ اردل سے پوچھیں  
یہ بارش کا موسم یہ پانی برسنا  
یہ چاند اور سورج یہ روشن ستارے  
جو احسان بندوں پر حق نے کئے  
یہ ممکن نہیں کوئی ان کو گنائے  
وہ روزی رسانی وہ حاجت روا  
نہیں کوئی معبود اس کے علاوہ

ہمیشہ سے ہم کو یہ واضح ہے  
خدا کا مقابل نہیں ہے ہمیں

کاوشوال شاہ



# دُعا

ایک ہی ذات خدا کی آزل سے مسجود : ۶  
 اے میرے ذوق عبادت اے ہو شوق سجود  
 اے خدا تیرے کرم کا ہے سہارا مجھ کو  
 میری ہر ایک دعا کا ہے فقط تو مقصود  
 دین اسلام پہ قائم رہوں جب تک میں جیوں  
 موت آئے تو ہو طلب میں ایمان ہو جو د  
 شرک سے تو نے بچایا یہ ہے احسان تیرا  
 جس نے توحید کو چھوڑا وہ ہے بے شک و  
 سب نبیوں کے جو سردار ہیں غر۔۔۔۔۔ آدم  
 ان ہی بہت میں ہوں احسان ہے تیرا معبود  
 شرالہ شہداء

## پُرکار کا

خدا یا تو ہی ملک ہے زمین کا آسمانوں کا  
 خدا یا تو ہی پالنے والا ہے سارے جہانوں کا  
 خدا یا تیرے پیغمبر نے جو تجھ سے دعا مانگی  
 کرم کرو وہ دعا مقبول فرما میرے حق میں



پچالے اچ بری چیزوں سے شیطان و سادس  
 رسول پاک جن سے استغاثہ کرتے رہتے تھے  
 ہمیں دونوں جہاں میں کامیاب و خوش و کرنے  
 ہمارے دامنوں کو اپنے فضل خاصہ سے بھر دے  
 دعا کی اسے خدا دانش کو حب توفیق بخشی ہے  
 عام قبول بھی کر لیا یہ امید رہتی ہے  
 ز قیودہ شہادہ

(۳)

خدا کی شفقت ہے ساتھ ہر دم اسی کی روت کا سرا ہے  
 وہی ہٹائے گاجب ہے گاجو بوجھ دلپر مرے گرا ہے  
 خدا کی تعریف ہم یہ کہتے اس کی تسبیح ہم ہیں پڑھتے  
 کمال اس کے میں بے نہایت کہ جن کا کوئی نہیں تیرا  
 دعائیں سبکی وہی ہے سنتا اسی کے قبضہ میں کل جہا ہے  
 جو اس کے درپر بنا بھکاری کہیں وہ خالی نہیں پھرا ہے  
 خدا کی قدرت سے ہر گھڑی یہ زمانہ کروٹ بدل رہا ہے  
 زمانہ والے بھلا ہرے ہی زمانہ ہر گز نہیں ہوا ہے  
 دعا کرو جس گھڑی اے دانش درود اپنے نبی پر بھیج دے  
 مائیں گی پھر نقیص وہاں کی قیاس سے جو کہ اورا ہے  
 ز قیودہ شہادہ



# نقش ہے میر و لیر محمد

ساقی جہاں کو شرم محمد  
 نار دوزخ مجھے کیوں بنا  
 کائنات میں گم گشت میں سب کے  
 جب سہاگے ہیں وہ میرے دلیں  
 کوئی خلوق تہسّر نہیں ہے  
 بس خدا کے برابر نہیں ہیں  
 دشمنوں کو گلے سے لگا یا  
 ہیں صحابہ ہدایت کے تارے  
 شافع روز محشر محمد  
 نقش میں میرے دل پر محمد  
 میں شفاعت کے افسر محمد  
 یاد آئیں نہ کیوں کر محمد  
 سب سے اعلیٰ و بہتر محمد  
 اور میں سب سے برتر محمد  
 ہیں بہت رحم پرور محمد  
 اور مہر منور محمد  
 رہبری ان کی وانشاء کافی  
 دو جہاں میں ہیں رہبر محمد

رجب ۱۲۸۰ھ



محمد



# علم کی روشنی ہر طرف چھا گئی

زندگی اک نئی تازگی پا گئی  
جب پیارے محمد کی یاد آ گئی

چھاپکی تھی خزاں گلشنِ دھرم  
ان کے آنے سے تازہ بہار آ گئی

دیکھ کر ان کے چہرہ کی تاباںیاں  
چاندنی چودھویں شب کی شراباگئی

جہل کی تیرگی ان کے دم سے مٹ گئی  
علم کی روشنی ہر طرف چھا گئی

خواب میں روضہ پاک آیا نظر  
یاد سوتے میں بھی ان کی تڑپاگئی

نورِ سنت سے دانشِ ملِ روشنی  
رہبری شاد بیلحا کی کا آ گئی

رجب ۱۴۰۵ھ







رحم فرما اے خدا رحمن تیرا نام ہے  
 ذکر تیرا جو کرے پس وہ ہے پختہ کامینا  
 قاضی الحوائج تیرا اور وہاں و کریم  
 ہو رہا ہے علماء امراض فجر رات دن  
 ہر مصیبت ہر بلا کو دور فرما اے خدا  
 میرا مرنا اور جینا پس ہو تیرے نام پر  
 اے خدا تیرے سوا کوئی نہیں معبود  
 شکر تیرا اے خدا میں ہوں محمد کا غلام  
 میں ہمیشہ اے خدا ایمان پر قائم رہوں  
 اللہ اللہ جو کرے بندہ وہی ہے خوش نصیب  
 قبضہ قدرت میں تیرے گروں ایام  
 یاد سے غافل ہے جو وہ نامراد و خام  
 تیرے قبضہ میں نجات و مغفرت کا جہاں  
 عاقبت کر دے عطا یا ز یہ تیرا کا ہے  
 تیری رحمت کے سہاگ ہی مجھے آرام  
 تجھ پہ ہی قربان مرا آغاز و انجام  
 ہر نبی کا کاملہ توحید ہی پیغا کا ہے  
 خدام قرآن ہوں مذہب مرا اسلام  
 ان کے دستہ پر چلوں جنہر تیرا انعام ہے  
 جس زباں پر عا کا تیرا ذکر صبح و شام ہے

اپنے دانش کو بھی یا رب ہر مصیبت سے بچا

ایمنوں بیگانوں سمجی پر لطف تیرا عا ہے

شعبان ۱۲۰۵





رمضان شریف میں لکھ کر رکھو

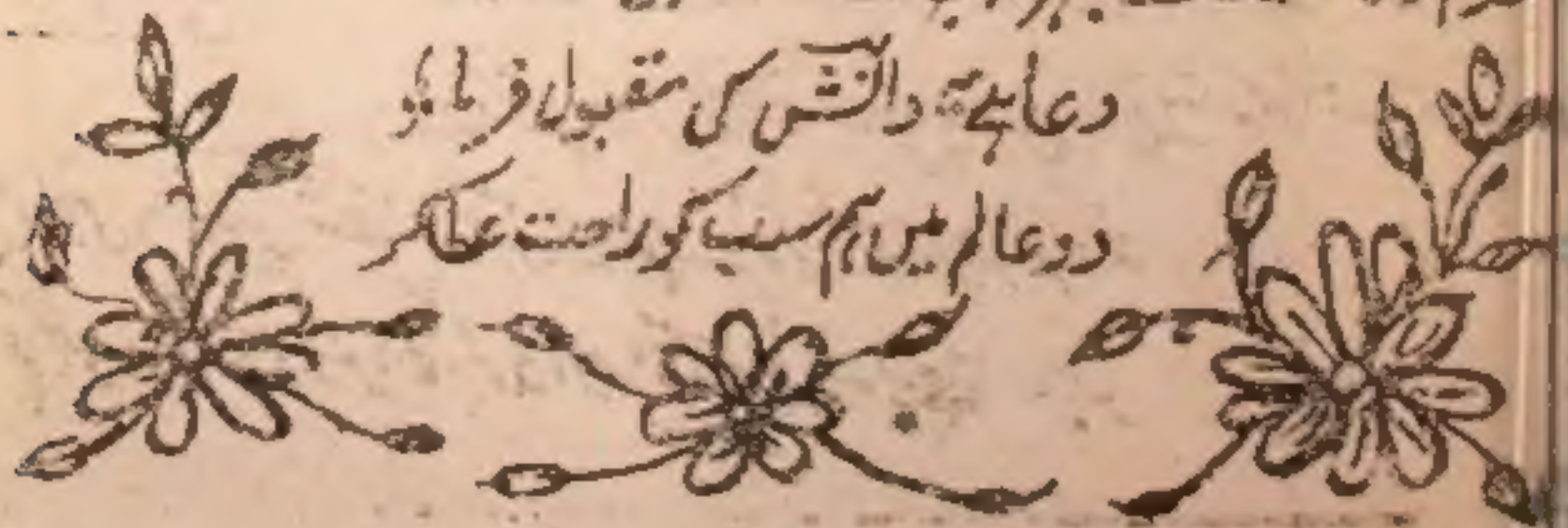
۱۴۰۵ھ

اللہ ہی تو بندوں کو ہمت عطا کرے  
 ہر اردوں کے دامن بھر میں رحمتوں سے  
 غریبوں کی دشواریاں دور کر دے  
 ہو گری کے روزوں میں ٹھنڈک کا ساما  
 علوم بنی کی اشاعت ہو ہم سے  
 ابو بکر و فاروق و عثمان علی رضی اللہ عنہم کی  
 کربیں خرقہ راہ خدا میں ہمیشہ  
 عبادت گھروں کو بنائیں سوار میں  
 قدم راہ سنت سے باہر نہ جائے

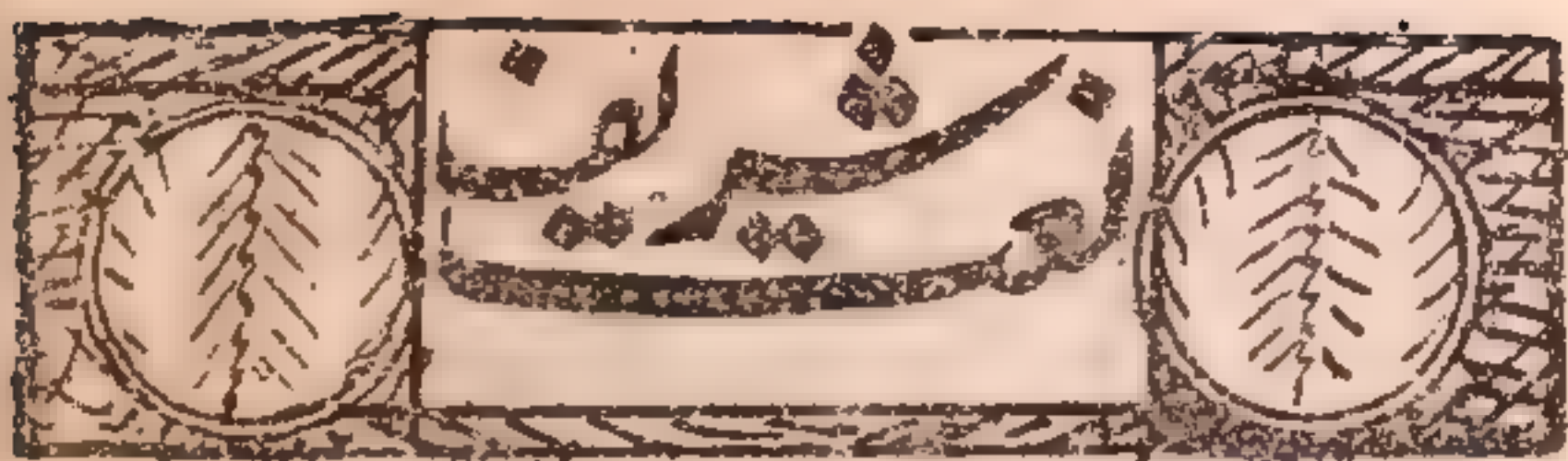
عبادت کی توفیق و لذت عطا کر  
 وہ شخص جس کو وہ برکت عطا کر  
 مریضوں کو بھر پور صحت عطا کر  
 دلوں کو شراب محبت عطا کر  
 نگہبانی دین و ملت عطا کر  
 صداقت عدالت سخاوت عطا کر  
 ہمیں آخرت کی وہ چاہت عطا کر  
 ہمیں مسیروں سے وہ الفت عطا کر  
 نبی خدارا الفت عطا کر

دعا ہے دانش کی مقبول فرماؤ

دو عالم میں ہم سب کو راحت عطا کر







بھائیو نوکر اپنے نبی کا کروان کے رستہ پہ دان رہا چلتے ہو  
 الفت مصطفیٰ کا نام اضع ہے یہ دین پر خود کو قربان کر رہو  
 وہ شفیع الوریٰ تھی حبیب خدا ان کی عظمت کی چاروں طرف دھرم  
 پر ہم مصطفیٰ اپنے ہاتھوں میں لو اور دن راگے کو بڑھنے ہو  
 سب سے بہتر ہے وہ جو کہ قرآن پڑھے اور نبیوں کو قرآن پڑھاتا رہے  
 بیٹری چاہتے ہو اگر دستور عالم تعلیم قرآن کسرتے رہو  
 جاگوش کو خوشی میں پا لو گے تم تشنگانی میں جس سے بچنا لو گے تم  
 شرط ہے بیچ وقت نمازوں کو تم کو کسرت بیچ کے ہر روز پڑھنا  
 جب کبھی تم سے ہو جائے کچھ معدیت جلد تو یہ کر دینا پڑھنا  
 سن تعالیٰ کی رحمت بڑی چیز ہے اس کی ناراضگی سے بھی ڈرنا  
 خاک طیبہ بوقسمت سے تم کو ملے اس کو انکھوں میں سے بھی کرنا  
 نور انکھوں میں طیبہ جائیگا بالیقین تم عقیقت یہ کام کرتے رہو  
 ہم بھی دانش شفاعت کی امید پر یاد کرتے ہیں طیبہ کرنا  
 تم بھی اسے دستور ذکر ان کا کرو اور ان کے طریقہ پر چلے رہو



## نہیں مخلوق میں حضرت محمدؐ سے بڑا کوئی

نہیں مخلوق میں حضرت محمدؐ سے بڑا کوئی  
 انمول سے جو خدا کے نزدیک بڑے تہا  
 خود مصطفیٰ کی سنتوں کو کبھی بے وقعت  
 حساباً جب الہیہ قرباں، مالا آج پر ان  
 زیارت و بزرگبار کی ہر دیکھیں مسجد نبوی  
 ! جہہ ذرہ ذرہ میں مدینہ کے عجب کی

نالیسا راہ پر کوئی نہ ایسا حق نما کوئی  
 سو اس راستہ کے اب پہنچ رہا کوئی  
 نہیں پائے گا ہر گز حق نہ الہی ضا کوئی  
 محمد مصطفیٰ جیسا نہیں ہے مہ افلا کوئی  
 مدینہ تک پہنچنے کی ہر عزت و شہرت کوئی  
 چہرہ کمر مشک و عنبر کو ابھی جیسے گبار کوئی

جہاں پہنچے شب معراج میں میرے نبی وانش  
 کبھی کوئی نہ پہنچے گا نہ پہنچے گا کوئی

## پیمبر شافع روز جزا ہیں

مرد مصطفیٰ خیر الوری ہیں  
 چمکتے دن میں وہ شمس الفجری ہیں  
 نہیں روئے گا امت کا سفینہ  
 مگر پہنچے اپنی بخشش کا سہارا  
 ابو بکر و عمر و عثمان و حبیبہ

نبی ہیں بلکہ ختم الانبیاء ہیں  
 اندھیری رات میں بدر الدجی ہیں  
 اماں الانبیاء جب ناخدا ہیں  
 پیمبر شافع روز جزا ہیں  
 یہ چارہ چار یا مصطفیٰ ہیں

نما کے روضہ اطہر پہ وانش  
 ہمارے دونوں عالم کی فدا ہیں



# گفت شریف

(رمضان شریف میں لکھی گئی)  
۱۴۰۵ھ

انشاء اللہ مدینہ کی رعنا نیا مسافر  
چاند کی چاندنی روضہ پاک پسر  
اپنے احباب سے پیچ میں ہیں نبی  
جیسے گانہ و جلال طیبہ کبھی  
جب چمکنے لگا آفتاب حرم  
مدت مستدامت ہو نہ پائی یہ سال  
تقدیر اس ماہ رمضان کی دانت شرم  
ایسے رحمت سے دن پھر ملیں گے کہاں

نہیں تیرے کرم کی میرے مولا اتہا کوئی

تیرے تیرے مولا سے میرے خدا کوئی  
نہیں ہے مثل تیرے لائق مروتا کوئی

خزانہ میں ترے قبضہ میں ہر ایک تیرے باب  
نہیں ہے تیرے جیسا صاحب جود و عطا کوئی



مرد میرزا مانگتے ہیں تجھ سے تو ہی دینے والا ہے  
وہ علم منظر کر سکتا نہیں تیرے سوا... کوئی

نہ جہ تک قادر مطلق کی مرضی ہو اجازت ہو  
اشکر کوئی نہیں پیارا میں ہرگز دعا کوئی

خداوند! تجھے ہے علم کی ذرہ ذرہ کا کو  
کسی کو بھلا نہیں کی ہے صفت اپنی علم کوئی

سبھی مختلف ہیں تیرے کمر کے اے کرم کہ ستر  
مشہد شاہ زماں ہو یا کہ درد کا گدا کوئی

مدد کے واسطے موجود ہوتی ہے تیری رحمت  
ترتیب کر مانگتا ہے تجھ سے جس دم بے نوا کوئی

نہیں رہا بھر ہے تیرا کوئی نشان کبریا میں  
نہیں ہرگز نہیں تیری قسم تجھ سے بڑا کوئی

سبب را تیری بخشش کا ہے دانش جیسے عامی کو  
نہیں تیرے کرم کی میرے سوا انتہا کوئی









روزہ رکھو نازیں پڑھو مومنو مست ہو کہ یگانہ خدا کو پڑھو  
 ذکر سے حق تعالیٰ کے غافل نہ ہو کچھ کمال کرو آخرت کے لئے  
 صبح سے شام تک لطف ہی لطف ہے کھوافتار میں ایک عجب کیف  
 ان کو ہر اک قدم پر ملیں نیکیاں جیکہ سب سے ترانہ پڑھتے چلے  
 حشر کے دن پیر شفاعت کریں آپ کو ترسے لہر زبیر ملیں  
 اپنے دانش کو بھی اے خدائے بخش دے باغ جنت میں عہد نکلا ناٹ

— **D** — لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر —

سب انبیاء سے افضل محبوب رب اکبر  
 سرچشمہ رحمت عدل و کرم کا پیسکر

انسان جن فرشتے کے وہی ہیں مرد  
 خالق سے کم ہیں باقی کون و مکان بجز

میرے نبی میں بے شک دونوں جہان کے پیر  
 لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

شمس و قمر کے جاوے چہرے پر الٰہی کے قرباں  
 نزدیک کن باریں ملیں میں ان کی رخصت

ہیں شک و پوچھنا نہیں بزدل رہے درویشان  
 وہ سر زمین نہ کیوں تھوکتے پہن نازاں



اگر ہم کمر بچھڑیں جس میں جیب داور  
لاکھوں درودان پر لاکھوں سلام ان پر

تشریف جتا وہ لائے سب گئی برائی  
اجڑے ہوئے چمن میں تازہ بہار آئی

ہر بچہ ولہر شجر پر ایک تازگی ہے چسائی  
ہر صبح مسکرائی ہر شاخ... جگمگائی

جہاں بہار عالم میں آخری پیر سب  
لاکھوں درودان پر لاکھوں سلام اتنا

انسان بن کے رہنا انسان کو سکھایا  
دائیس میں تھے جو دشمن بھائی انھیں بنایا

ظلم و ستم کا جس نے آتش کدہ بجھایا  
ایسا نہ تھا رحمت برکت سے ان کی آیا

جن کا پیارا برحق الضامن دامن پرور  
لاکھوں درودان پر لاکھوں سلام ان پر

الجہاں ہو کھنور میں امت کا شریف  
یہ موت کراے و التشرأت ہے اب پسینہ

اپنوں کے بھی دلوں میں پیدا بغض و کینہ  
وقت و عملہ بے شک اسے والی مدینہ

اے کاش عرش کرتے روضہ پر ان کے جاکہ  
لاکھوں درودان پر لاکھوں سلام ان پر



# پیام اسلام

حرمین شریفین کی زیارت کے لئے جانیں بڑھانے کی خوش نصیبی

رجا نثار شہزادہ زائر بیت الحرام فیروز پورہ کاؤسہ یہ طرز پر لکھا

سے خوشادوق طب ذوق عقیدہ نثار تیرکا م۔ ہر دو راہ دیکھو

خیر نصیب۔ وہاں کی خاک، جا کر چھوٹنا

ذرو ذریعہ بہاں کا لائق صد اقرار

لے لے اللہ ربہ آرام گاہ مصطفیٰ ہے خیل سے بھی اونچا انکے روضہ کا

ضروری سرکار کے روضہ پر جس پر نصیب ہم غلاموں کا بھروسہ غرض آقا

ہدیہ سلام بدر گاہ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوٹ:- یہ سلام مولانا عصا الحق محمدی کے ذریعہ خدمت اقام میں بھیجا گیا

اسلام کے والی انجمن کوثر اسلام

اسلام کے پاس۔ سائنس رزمیہ اسلام

ہے اما الانبیاء اے سرور عالمی مقام انصاف و لائق اس میرا درجہ

میں پیغمبروں کے تمام فیض و دوا میں خواں روزا ہے آپ کے پیغمبر

عرش اعظم پر کعبہ پائے تہ بندہ ناک

اسلام کے والی انجمن کوثر اسلام



اشیخ الترمذی اے روحہ اللہ علیہ  
 اے انیس بے کمال محبوب رب العالمین  
 سر بکف میں ہا ہکے وہ بار میں روح الامیں  
 آپ کا ہم مرتبہ مخلوق میں کوئی نہیں

تا ابد جاری ہے آپ کا فیض دوام

السلام اے والی تسنیم کوثر السلام

آپ کی سنت پر جو پاتا رہے گا عمر بھر  
 حق تعالیٰ اس پر فرمائے سعادت کی نظر  
 آپ کی الفت سے جو مسحور ہے تملب و ملکہ  
 اسکی بخشش کا یقین ہوتا ہے اے خیر البشر

رہنمائے راہ حق اے رہبر دار السلام

السلام اے والی تسنیم کوثر السلام

وہ یہودی قوم جو سادھون سے مقہور  
 اس کی سرحدوں سے مسلم قوم عبور  
 آپ کی امانت طرہیں راستا سے دور ہے  
 دشمنوں سے شاطرائے جال میں محصور ہے  
 آپ زبائیں دعا بگڑے لہو سے جانیما

السلام۔ والی تسنیم کوثر السلام

اے سدا صفا ضیاع الہی جگہ پاں تیم  
 دشمنوں پر بھی کھڑے رہے ایسے کریم  
 پیکر و لطف کائنات صاحب خلق غلیم  
 آپ مخلوق نے بالی صراط مستقیم  
 اے نور الخیر کے سنوارے۔ خیر الانام

السلام اے والی تسنیم کوثر السلام

آج منسوب ہے ہندوستان میں اک جگہ  
 جس میں قائم ہے آوارہ و سکی کا محور ہے  
 ہمارے رخسار و رایت کا جہاں تسلیم  
 یہ ہے دانش کنز متا اہل دل کا مدعا  
 روز و شب یک بارہ سے شریعت کا پیام  
 اے اے والی تسنیم کوثر السلام



یار غار و جان شمس صدر بن کبیر کو سلام  
چھر عمر فاروق اعظم عدل پرورد کو سلام  
جانشان و بادشاہ عثمان و حیدر کو سلام  
جلد اصحاب بن کمال پیر کو سلام

اے امین و صادق محمود احمد خوش کلام

لانا عمارت کا ذریعہ اسلئے اے والی تسنیم کوثر اسلئے  
خدا تعالیٰ تمہیں جو کچھ چاہے

ہدیہ عقیدت تشریف آوری کا مجاہد ملک ملت حضرت مولانا سید  
اسعد میاں مدنی دامت برکاتہم صدر جمیعتہ غنیہ ہند (چھتر پور میں)  
تیمبر ٹکڑا ابا غنی و انشیر صدر سمن ارارہ محمود بہ نجر کا ضلع کچیم پور میں

آج ہر روز دن بے شب و شب بے شب کی طرح ہے سبھی رزیا ہنسنا

لائے تشریف سالار شاہ قریب سے نسل و نکر کا

زندہ اور مرے میں سے نہ شیر زار بادشاہ شہزادہ

ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

آپ ایسے اکابر کے ہی جانشین کا نام ملے ان بزرگوں سے ہے

جو دنیا کی نصبت میں کر کے دیں سب کو سب کو سب کو

دشمنوں کی دھمکیوں سے بے ڈر و بی ڈر و بی ڈر و

نہایت پر ہر گز ہراس نہ آئے ہر گز ہراس نہ آئے

کوئی ذوق عبادت میں نہ لگتا نہ لگتا نہ لگتا

عظم سہتے رہتے تھے سو کہا جاتا ہے یہ روراد خاں



یہ کراچی کی ظالم عدالت جہاں رہبر کاروان دیار یہ بیاں

حرف آیا جو قرآن کے حکم پر دین پر سب سے پہلے غیر ہوں کا فائدہ

ظالموں نے یہ سوچا ہے جو دین حق ایسی تعلیم تہذیب ملت کو دو

یہ جاہل ٹہرے اور قائم کے علم دین کے لئے مدرسے جا بھیجا

سرفروشی کا جذبہ رہا جو جزن کر رہا بندھے رہے حق کی خاطر ۴۴

یہ تاریخ جود جہاں آپ کی یہ ہے قریبوں کا حسین سلسلہ

ملک کا نام کر کے بر باد ہو آپ کو یہ بھی گویا نہیں

قوم و ملت کے حق میں غیر ہے اس انصاف کی طرح مرفضا

وقف کی جائدادیں نہ رہا ہوں مسجد اہل ایمان سے آباد ہوں

حق تعلیم ایسی بھی آزاد ہوں بدلتے رہے نہ قانون اسلام کا

جب کہیں ہیں اہل ایمان اس لئے کہ وہ وہاں کھلے آجائے

اب چھوٹے وہاں بن کے ابتر رہا آپ یہ دیکھنے دیا جو صر

اک سے ابتر ہو پرتی میں قوم و ملت کی عظمت برابر بڑھے

وہاں علم ترقی کرتے حق تعالیٰ کی رحمت ہو نازل ہوا

عجب دلائل ہمارے دین تہذیب و تمدن کے حق، اک ہو چاہے ہو

نکاح و نکاح کا نام رہے رہے شمع ہمارے ہر تری ہو چکے

آج وہ دور ہے کہ ہر جگہ ہیں سمجھ رہے ہیں جہاں رہا ہے





# جمیعتہ علماء ہند

جلد اول پیاں ضلع کھیری میں پڑھا گیا

نزدہ باداے مرکز تنظیم ملت نزدہ باد  
قوت و شجاعت و شہسازان و کادریں  
گلشن ملت سے آئی ایک محنت و عباد  
جہ گیا جب غایہ دور حکومت کا پیراغ  
تاجروں کے جیسے یہ اگر نیش کا رازان  
سرفروشی کیلئے علماء حق آگے بڑھے  
ازر جو بان رست با رہے رہے پر کفن  
ملک میں ملشن کے علم نبوت کے پیراغ

نزدہ باداے مرکز تنظیم ملت نزدہ باد

بدیہ ہوتے علماء حق تا بنسہ باد

تافلہ سالہ حق شیعہ محمد احمد رکن  
اداران کے جانشین اسے از علماء حرم  
سلسلہ قربانیوں کا جھل ہے یہ لامر  
رشیہ رومال کو ترکیب روح انقلاب  
خبر از روز و ترکیب خلافت کے امام  
رشتہ گئی بر پائیدہ کی نو دھری شاہ شعی

مامل علم پیر محمد حسین فخر و طسن  
شیخہ لکھنؤ کے شیخ العرب شیعہ الہ  
از دیار ہند مصر و بھارت اسٹا  
ملک کی تاریخ میں جو کچھ نہیں کوئی جواب  
تھی یہ علماء ملت رہبر ان ملک نام  
ہند اوزہ و شریک کو آزادی



وے رہا ہے ان بزرگین کا عمل ہم کو خدا  
ہم نہ گھبراہیں کہیں توڑ میں نہ ہرگز حوصلہ  
ابر رحمت بنکے برسوں ملک میں لاٹھیل  
دین کا تعینام سے ہر گھر میں پھیلے روشنی  
ہم مسلمان ہیں ہمیں محبوب ہے دین و وطن  
دو تونہ پرستی اور نفرت خلیفہ دو  
رشتہ منوں سے حق میں بھی اللہ سے مانگو دعا  
مدنی آزاد کا دانشور ہیں پیغام ہے

مدنی آزاد کا پیغام ہے بانگ نہ دیر  
خدمت دین و وطن کا دل میں رکھیں  
پریم دین پیہر پہ کریں خود کو تیار  
پس اس سے تہہ پہ سے پاینگ ملت زندگی  
امن سکا پاس ہیں ہیں عدل ہے اپنا چلنی  
نظم کوئی بھی کوئے ہرگز نہ اس کا سا رنج  
سب کوئے نور ہدایت ہم فرما اٹھا  
حق پرستی ہمیں ہو مسلم اسی کا نام ہے

زندہ باد اے مرکز تنظیم ملت زندہ باد  
پرچم جمعیتہ علماء حق تائبہ زندہ باد



کتاب خانہ  
مکتبہ اسلامیہ  
مظاہر حق  
کتاب خانہ  
کتاب خانہ





یہ مہینہ بہ رحمت کبریا کوئی فتنہ کھڑا ہونہ رمضان میں  
 فردہ بزرگ بہت ہی بڑی چیز ہے کاشت ہوتی نہ یہ اہل ایمان میں  
 روزہ رکھو نمازی پڑھو صوم کرو مال میں حق غریبوں کا ۴۰ ان کو دو  
 یہ شریعت کے احکام ہیں لازمی چلبے یہ خصائل مسلمان میں  
 نیکیاں سب بتا کر گئے ہیں ان میں ترمیم ہو گی نہ کوئی کہیں  
 دین کامل مکمل ہے ناقص نہیں یہ ہے موجود آیات قرآن میں  
 دین کا کام سوچو وہ کیسے ہوا جو پیارے نبیؐ بتایا نہیں  
 جو نہ تھا دوزخ صدیقی و قاروقی میں جو نہ تھا عہدؐ نوری عثمان میں  
 یہ روایت بخاری میں موجود ہے دین کو جو بدلے وہ نیک ہے  
 جو کوثرؐ پر گزرنے والے گا ذیبا جائگ اللعنت کے طوفان میں  
 یہ روایت ہے نقول مشکوٰۃ و کما تاجہم میں اپنا کسرے  
 بات کو ابھی کہہ رہے حدیث ہی کرو تے تلبیس حضرتؐ کے فرمان میں  
 حق پہنچتی نہ چھوڑے کس بوقت بھی نیک اخلاق سے نہ نہ موڑے کہیں  
 مرد مومن تو ہے اسی کا پاسباں اللہ عزوجل سے اللہ تعالیٰ





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِفَضْلِهِ رَزَقْنَاكَ عَلَىٰ أَلْسِنَةٍ رَّتْقَةٍ ۚ وَالْحَمْدُ



(مولانا رعا علی صاحب کے سفر حج کے لیے موعود پر)

السلام والے وانی نیم کوثر السلام

اب اما انبیاء۔۔۔ روز عالم قائم۔۔۔ سرایار قمتہ الامم خیر الامم  
۔۔۔ سب کبریا۔۔۔ ہر حق لاکلام۔۔۔ آپ نے دنیا کو بے شاعران و راجہ شاعران

السلام والے وانی نیم کوثر السلام

شرک و نوب پریشا ہونگے سب حجاز  
۔۔۔ گرا نظر میں ہونگی اسلام کا غیر لکچر  
جس گھر کا ہو گا نہ کون شکر نہ پاراگر  
آپ کی اول شفا بہت ہے دنیا کی ہر شفا

السلام والے وانی نیم کوثر السلام

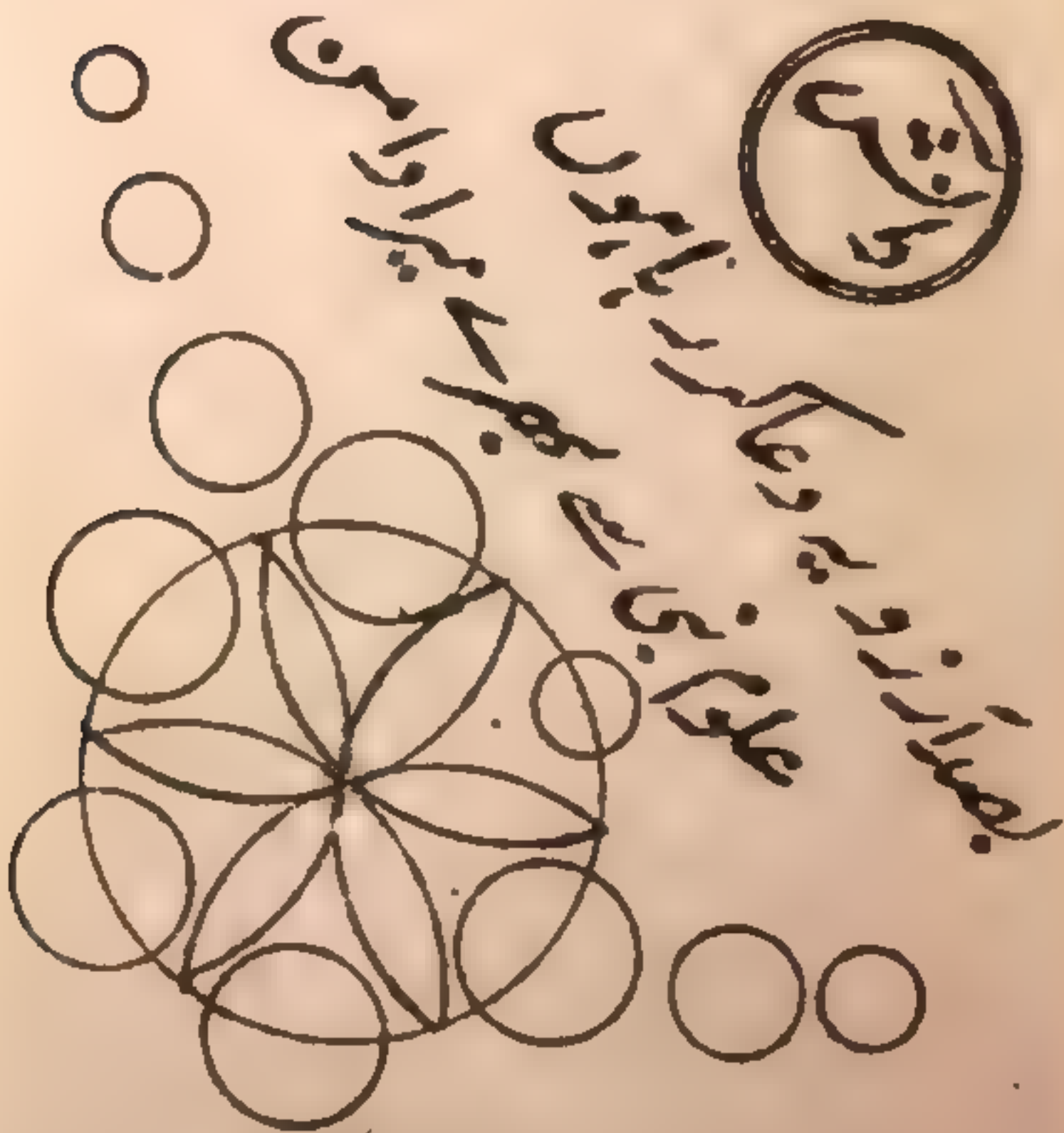
اُدرست مند ہو محتاج ہو یا ہو غریب  
وہی مقبول رب ہوا ہے ہو گا قریب  
آپ سے جلو ہے بتائے ہو یہ ہو گیا  
جس شہنشاہوں سے ہو گا آپ کی اولیٰ خزانہ

السلام والے وانی نیم کوثر السلام

تھا اسے حضور میں سے خود دست کب  
فالیہ لاری۔۔۔ اوائیہ کون لکھ بیچ  
پھر صحابہ کے طریقہ کا کوڑا نہ ہر چا  
یعنی ہے خدمت اقدس یہ تازہ پیام

السلام والے وانی نیم کوثر السلام

ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آپ کا  
 بخش دے و آتش رعایت کے گناہ پر گناہ  
 اے والی، یہ ہو کر شراک  
 یہ سلا موز "رعدیت علی صاحب منظر انے روز انورے ساتھ بار بار پیش کیا۔





# عمر فارغ عارف

## نمازیں

(موسلمی فقہاء حسین خاں عارف کا کلام)

نمازیں بنی لگی ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک نہ ہوں شرک ہرگز نہ ہو ممکن جہاں تک  
فدا کا عطیہ ہے لاریب بے شک یہ ہیں فرض دنیا میں جیتے ہو خشک

قیامت میں ہوں گے دلی سکے دلے

تو اس روز ہو گا حساب ان کا پیٹ

خدا کا یہ حق ہیں نہادیں کج جو ہیں غیور دعا کا ادا نہیں کج جو  
خدا سے میں ملنے کی راہیں کج جو بہشتوں کے در کی کلیدیں کج جو

کرو جے اگر ان کی تم پاسنداری

قیامت ہو گی معافی تمہاری

قیامت میں یہ ابر رحمت نہیں گئی تمہیں اپنے سایہ میں پھر ڈھانک لے گی  
خدا سے تمہاری شفاعت کریں گے در باغ فردوس کو کھول دیں گی

بہر وقت ان کا رہے چاہے میں تم

پھنسو گے زور زور کی پھر آج میں تم

محتاج و شکر کو ہے ٹھونے والی گناہوں کے داغیں کو ہے دھونے والی  
بہر اہل عبادت میں ہے سب کے عالی نمازی کی قسمت ہے سب کے اجمالی

سیکھاتی ہے عابری انکساری  
بناتی ہے الٹا کو عجیب باری

## تشیخ عیسیٰ جی

جماعت کا پیغام ہے ابرہہ جنت  
وہاں پر کبریا جاتی ہے دینی جماعت  
جہاں دین حق کی نہ پہونچی ہو دست  
لے پھر رہی ہے چراغ ہدایت  
ہمیں خواب غفلت سے چونکا رہی ہے  
اجالا اندھیرے میں دکھلا رہی ہے  
جماعت ہے چلنا ہوا ایک مکتب  
سرور رٹ رہا کلہ پاک لطیف  
کھینچیں ہیں نملوں کے وزوں کے ترچے  
کھینچیں گے چرچے زکوٰۃ کے چرچے  
ہے مقصود اس کا بغیر سب نزاری  
ہر اہل علم یا کرم ہوں و جماعت  
ہیں سب بجا ہر شریعت کے غازی  
چلیں راہ حق پر ہے پاک بانگ  
نہ دنیا کا زحشر میں باتھ ہوگا  
نماز و عبادت کا بس ساتھ ہوگا



# اسلام یہ نہیں ہے

بچوں کے لئے

گال بکونہ بچو اسلام یہ نہیں ہے  
 پھر ٹول کو مارو پیڑ بے وجہ بے سبب  
 مسلم کہ غیر مسلم نبی ہیں سب جدا  
 اپنے پڑوسیوں کی لیے مہو خیر... تم  
 ہمارا گھر جو کہ عورت سے اسکو رکھو  
 اسے نہ مٹے بچو ماں باپ کے دلاو  
 جو استاد تمہارے تم کو پڑھا رہے ہیں  
 ماں باپ کے برابر استاد ہی تمہارے

ماں باپ کو نہ دکھو اسلام یہ نہیں ہے  
 خوش بد کو رکھو اسلام یہ نہیں ہے  
 تاجق انھیں نہ دکھو اسلام یہ نہیں ہے  
 غفلت نہ انا سے برتو اسلام یہ نہیں ہے  
 تکلیف کوئی نہ مت دو اسلام یہ نہیں ہے  
 پڑھنے سے بھاگتے ہو اسلام یہ نہیں ہے  
 کہنا ہوا ان کا مالو اسلام یہ نہیں ہے  
 خدمت سے منہ نہ موڑو اسلام یہ نہیں ہے

عارف نے جو بتایا اچھا کرنے والا تو

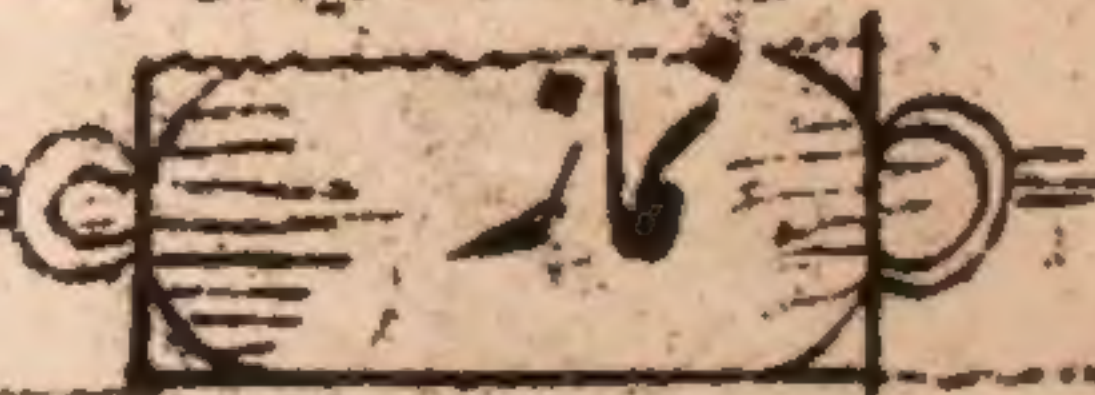
تو خوب یاد رکھو اسلام یہ نہیں ہے

مدینہ میں ہے

یہ ہر دین و ملت مدینہ میں ہے  
 دین اسلام میں یہ مکمل ہوا  
 جس سے ہے روشن دین کا ہر طرف  
 فتح پر نبوت مدینہ میں ہے  
 ایسا ہر رسالت مدینہ میں ہے  
 ایسا بدر ہدایت مدینہ میں ہے

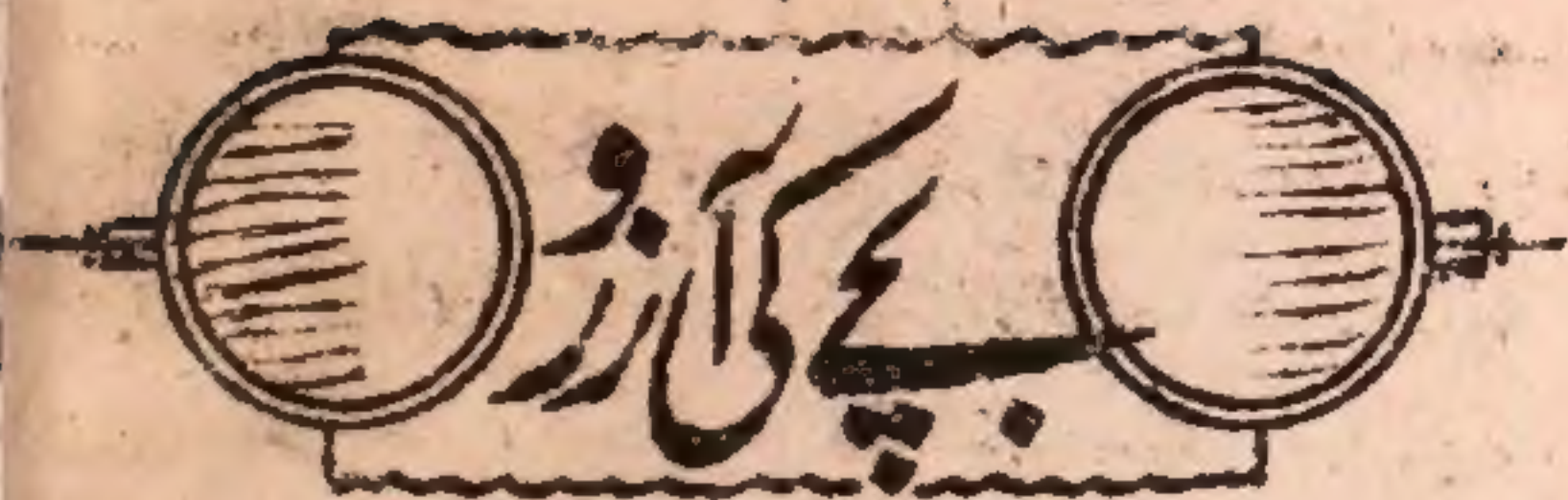


رو را صفیاء افضل انفسیاء  
 شرف اعظم کا وہ ذی شرف مہاں  
 سنگریزوں سے بلوالی تو حیدر حق  
 ذی دین اسلا وہ مرد حسیق  
 اس کا آواز نے سب کو چونکا دیا  
 برآمد وہ ہدم نے کساں  
 ہی تھوڑیوں پر نظر کس نے  
 یہ بدعت کے مرکز تو میں سیکڑوں  
 تاجدار امانت مدینہ میں ہے  
 منتظر جس کی جنت مدینہ میں ہے  
 وہ عالم دار و عزت مدینہ میں ہے  
 مای حرم دبدعت مدینہ میں ہے  
 ایسا صورت صرافت مدینہ میں ہے  
 خیر اندیش امت مدینہ میں ہے  
 گنج رشد و ہدایت مدینہ میں ہے  
 مرکز دین نظرت مدینہ میں ہے  
 دل میں عذرت یہ حسرت ہے طیبہ چلیں  
 سایہ ابر رحمت مدینہ میں ہے



خدا ہے مومنوں کی زندگی نماز  
 نبی مصطفیٰ و ولایت سرمدی نماز  
 یہ حدیث مصطفیٰ اس میں نہیں شک کیا  
 ہرے عمل کی جامع شری میں ہوگی رحیم  
 اس نے بڑا گنہ کیا جس نے ادا نہ کیا نماز  
 حق کی عطاے خاص ہے تہذیب بندگی نماز  
 دین کو اس نے دعا و یاہیئے ادا نہ کیا نماز  
 ہو گا سوال پیشتر لوگوں میں بھی تھی نماز  
 جنت میں عبادتیں سب اہم نماز ہے  
 غافل و سیارہ فہات قبر کی سنگی نماز





میرے دل میں چھپا ہے دین کی تبلیغ کا ارمان  
 علوم دین سے اے کائنات کبریا نے مراد ارمان  
 پڑھو قرآن پڑھاؤ نبی ہیں ہوشیوار میرا  
 اسی میں کامیاں ہے یہ بخشش کا ہے سامان  
 مسلمانو اظہر السلا کا پیغام پھیلا ... غ  
 یہ دنیا آج بے دینی کی تارکی سے ہے تالاں  
 یہی ہے آخری حسرت یہی ہے آرزو میری  
 نہ بچنے پانے جو دل میں ہے روشن مشعل ایمان  
 مدارس دین کے مرکز ہیں یہ قائم رہیں دائم  
 خدا کا اور پیغمبر کا پھیلاتے ہیں یہ فرمان  
 یہ میرا حوصلہ ہے عدل کی شمعیں جلاؤں دگلا  
 اس ماحول میں جس میں ہے چھایا ظلم کا طوفان  
 وہی ہی کامیاں ہو بہت ہی خوش نصیب ہو  
 اگر اسلا پر ہیں اور میرا مال ہو قبرباں



خدا کی بندگی کرنا سبھی بندوں پر لازم ہے  
عبادت سے جو منہ موڑے بہت ناواں گروہ بنا

نہیں ممکن خدا کی نعمتوں کا شکر یہ دانش  
نہ کوں آگاہ سکے گا اس قدر اس نے کیا احال

# نعمتیں عربی مولانا یعقوب نانوتوی ترجمہ منظوم از دانش

یا رب صلی علی النبی محمد  
لیمین و طمذی المکارم احمد  
بالی وای ذالرسول الکبریم  
نفسی الفداء له یا صلت بزی  
الیم یا اعلی ویا کل المسقی  
فجبه عاصیو النعیم بجنه  
وخطیت فی الدنیا بعشیرہ  
وشفاعتی و نجات نفسی فی الجہد  
فی فرقتہ من جہ و مسر قد  
لا مللت فدا و لی باسم محمد

در و وعد کی ہو بارش اے خداوند بہر  
جہ میں لبیب و طمذی اخلاق احمد پیر  
خدا مان باپ بکرمین یہ وہ پیغمبر اکرم  
بجھاد و ان پر میری جان میرا مال ہو ہر دم  
وہی آرزو میری تمنا ان پر قربان ہے  
محبت ان کی نعمت سے بھری دکان ہے  
محبت ان کی اس دنیا میں بس راہ مستقیم  
شفاعت انکی بعد افرت بخشش کا سامان  
صہت اور فرصت ان کی الفت مسمیر ہے  
محنام لیتا ہوں نہ ہاں جس سے معطر ہے



# اچھی کتابیں

حق پر کون ہے؟	توحید کا خیر
مختصر سیرت پاک	اصلاحی تقریریں
باطل شکوک	فیصلہ کن مباحثہ
اسلام اور شیعہ مذہب	قرآن پر ظلم
دین کی ضروری باتیں	بہار تعزیہ (منظوم)
انوار سنت (منظوم)	پھول ہی پھول (منظوم)
سلاہی سلا (منظوم)	لغات حرم

چلنے کے پتے :-  
 (۱) مکتبہ کی انش محمدی ضلع لکھنؤ پوری  
 (۲) مدرسہ رئیس العلوم رائے پور گھنسی ضلع کھیری پوری